سرزمین ابراہیم پور ضلع اعظم گڑھ سے شائع ہونے والا پہلا

دینی، علمی، ادبی و اصلاحی رسالہ

دو ماہی

افکار

جلد (۲) شمارہ (۳)

ذوالقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ مئی، جون ۲۰۲۴ء

مدیر

حبیب الرحمٰن الاعظمی ابراہیم پوری

فاضل دار العلوم دیوبند

مجلس ادارت

- مولانا مفتی محمد صادق صاحب قاسمی مبارک پوری
- مولانا مفتی شاکر عمیر صاحب معروفی قاسمی مظاہری
- مولانا مفتی وصی الرحمٰن صاحب قاسمی محمد آبادی
- مولانا مفتی لطیف الرحمٰن صاحب قاسمی جہانا گنجی
- مولانا عبد العلیم صاحب قاسمی اعظمی (سرائے میر)
- مولانا شاہ عالم صاحب قاسمی ولید پوری

مجلس انتظامیہ

- ماسٹر قاری شمس الاسلام صاحب اعظمی
- قاری عبد الرحمٰن صاحب اعظمی
- جناب فیصل نعیم صاحب اعظمی
- مولانا محمد طیب صاحب اعظمی
- قاری حنظلہ توحید صاحب اعظمی
- حافظ محمد اسحاق صاحب اعظمی

زیر اہتمام

کاروانِ علم و ادب، ابراہیم پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

دوماہی "افکار" ابراہیم پور

جلد (۲) مئی، جون ۲۰۲۴ء شمارہ (۳)

خصوصی ممبر شپ: =/500 اعزازی =/1000

آئینہ افکار

نمبر شمار	عناوین	مضامین نگار	صفحہ نمبر
۱	آئینۂ گفتار (اداریہ)	مدیر کے قلم سے	۳
۲	نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	علامہ سیفیؔ الاعظمیؒ	۴
۳	ہمارے اموال واولاد آزمائش ہیں	مولانا ضیاء الدین صاحب قاسمی، ندوی، خیرآبادی	۶
۴	نئے بھارت کے منظر نامے (منظوم)	حبیبؔ اعظمی	۱۲
۵	بچوں کی اسلامی تعلیم وتربیت ضرورت اور تقاضے	مولوی حذیفہ ضیاء ابراہیم پوری	۱۴
۶	تعارف وتبصرہ (تذکرۂ مولانا محمد منیر اعظمیؒ)	تبصرہ نگار: مولانا کلیم صفات صاحب اصلاحی	۱۷
۷	محبت نامے	حبیب اعظمی	۱۹
۸	افکار کی ڈاک	قارئین افکار	۲۳

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

شائع کردہ

انجمن اصلاحِ معاشرہ، ابراہیم پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

Mob: 8090707844

ادار یہ

آئینۂ گفتار

مدیر کے قلم سے

سب اٹھو، تم بھی اٹھو، تم بھی اٹھو، میں بھی اٹھوں
کوئی کھڑکی اسی دیوار میں کھل جائے گی (کیفی اعظمی)

یقیناً قوم وملت کے مفاد میں ہمیں ہر اس کام کو کرنا چاہیے جو شرعی نقطہ نظر سے جائز اور درست ہوں اور ہمیں ہر خیر کی طرف بڑھنا اور ہر شر سے بچنا چاہیے۔ اسی کے ساتھ اپنی قومی وملی ضروریات کی تکمیل کے لیے خود اپنے بازوؤں پر انحصار کرنا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا چاہیے، ہر کام میں غیروں کا دست نگر بننا اہل اسلام کو کبھی زیب نہیں دیتا۔

تاریخ اسلام کی قدیم کتابوں میں اہل اسلام کے تاریخ ساز کارنامے اور ان کی قومی وملی خدمات وکمالات کی تفصیلات اور اسلاف کے زندہ وتابندہ واقعات اب بھی موجود ہیں، اور ہمیں دعوت عمل دے رہے ہیں، ان کو بھی زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلے سب کچھ مسلمانوں کے اپنے ہوا کرتے تھے اور وہ دوسری قوموں کا بھی حسب حال تعاون کیا کرتے تھے، آج صورت حال یہ ہے کہ ہم ہر معاملہ میں غیروں کے محتاج بن کر رہ گئے۔

یقیناً اِس وقت قوم مسلم پر ہر اعتبار سے جو بے حسی اور غنودگی کی کیفیت طاری ہے، اس حالت میں اعتدال کے ساتھ دینی واصلاحی اجتماعات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور ہر دور میں عوام میں دینی بیداری کے لیے علماء حق کے مواعظ کی ضرورت رہی ہے اور آگے بھی رہے گی، اسی کے ساتھ قومی وملی میدان میں اس قسم کے عملی اور زمینی اقدامات کی بھی سخت ضرورت ہے اور یہ سب اعمال خیر بھی اسلام کے اہم ترین شعبے ہیں، جن سے مجموعی طور پر ہم غافل ہیں۔

اسلامی تعلیمات ہمیشہ ہر ایک کے لیے رحمت اور سراپا خیر ہیں اور خدمت خلق ہر زمانے میں مسلمانوں کا طرۂ امتیاز ہے، آج بھی ہمارے ملک ہندوستان میں اس کی نظیریں ملنی مشکل نہیں ہیں۔

☆　☆　☆

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از: علامہ سیفی الاعظمی

کروڑوں درود وسلام وتحیۃ محمد پہ یا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
کہ جن کا لقب اُمی وہاشمی ہے جو ہیں مصطفیٰ رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
لگالوں ان آنکھوں میں سرمہ بناکر زہے خاکِ پا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
کہ لاریب جو ہر مرض کے لیے ہے دوائے شفا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
میں ان کی غلامی کا رتبہ بتادوں جبین سلاطین عالم جھکادوں
مقدر سے مل جائیں رکھنے کو سرپر جو نعلینِ پا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
گدا سایۂ سبز گنبد میں بیٹھے تو دونوں جہاں کے خزانے سمیٹے
یہ وہ ظلِ رحمت ہے جس نے بنایا ہُما کو ہُما رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
تبسم سے جن کے حِنا عطر کھینچے پسینے سے رضواں چمن اپنا سینچے
گھٹا جس کی زلفوں سے خیرات مانگے وہ کانِ سخا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
چٹانوں پہ ہوجائے ہیبت سی طاری ہو آبِ حیات ان کی ٹھوکر سے جاری
وہ چاہیں تو پھر مشتِ بوجہل میں بھی خزف دیں صدا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
اگر آپ انگلی سے کردیں اشارہ تو ہو چاند بھی آسماں پر دوپارہ
بنے آئینہ کُرَّۂ ارض سارا یہ ایں معجزہ رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
پلٹ آئے خورشید مغرب سے چھپ کر محال اور ہے غیر ممکن سراسر
مگر غیر ممکن کو ممکن بنادے بس اُن کی رضا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ

ہزاروں کلو میٹر اس دور میں بھی صدا کوئی پہونچی نہ بے تار برقی
صدا "الجبل" کی مگر سن رہا ہے غلام آپ کا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
اک امی نے یہ معجزہ کر دکھایا گنواروں کو وحشی سے انساں بنایا
مہذب بنایا، تمدن سکھایا، معلم بنا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
ابو بکر جس کا رفیقِ مکرم عمر جیسا جابر غلام اور ہمدم
اور عثمان کو جس نے نورین کا اک خزانہ دیا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
جسے جو مناسب تھا منصب وہ بخشا، بڑھایا نہ رتبہ کسی کا گھٹایا
نہ ہوتے کبھی ورنہ داماد اخی سے علی مرتضیٰ رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
کوئی ایسا فاتح ہوا ہے نہ ہوگا گلے دشمنِ جاں کو جس نے لگایا
وہ شفقت کا دریا، کرم کا سمندر، وہ رحمت ادا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
رسالت، نبوت، رضا اور توکل، مروت، عنایت، کرم کا تسلسل
ہر انعامِ رب کی اسی ذاتِ عالی پہ ہے انتہا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
نکیرین کو رشک ہو کیوں نہ مجھ پر، نظر آئے جب شکل محبوبِ داور
مہک اٹھے خوشبوئے باغِ جناں سے لحد کی فضا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
نکل جائے دم کہہ کے اللہ اکبر، محمد محمد ہو جاری لبوں پر
ہو ماحول پر ایک وجدان طاری بوقت قضا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ
تمنا نہیں دل میں اب اور کوئی اگر ہے تو بس ایک حسرت ہے سیفیؔ
درِ رحمتِ دوجہاں پر پہونچ کر یہ مانگوں دعا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ

☆ ☆ ☆

ہمارے اموال واولاد آزمائش ہیں

خطابِ جمعہ

مولانا ضیاءالدین صاحب قاسمی ندوی، خیرآبادی
نقل وترتیب: (عالمہ) ماریہ بشریٰ زاہداتی
بنت مولانا ضیاءالدین صاحب قاسمی، ندوی- خیرآباد/مئو

الحمد لله رب العالمين، والصّلاة والسّلام على سيد الأنبياء والمرسلين محمد وصحبه أجمعين۔ أما بعد: فأعوذ باللّٰهِ منَ الشيطانِ الرَّجِيْمِ، بسم اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا ۔ (الکہف:۴۶)

محترم حضرات!

آج جمعہ کے اس بیان میں مال اور اولاد سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا بتایا ہے اور آیتوں میں انہیں ہمارے لیے کتنی بڑی آزمائش قرار دیا ہے اس پر گفتگو ہوگی، مال اللہ رب العزت کی نعمت ہے، اللہ نے اس مال کی قدر کرنے کا حکم دیا ہے، کیوں کہ زندگی گزارنے کے لیے اور کاروبار کرنے کے لیے جب تک کہ ہمارے پاس مال نہیں ہوگا تب تک ہم اپنی زندگی کی ضروریات اور معیشت جیسے کھانا، پینا اور کاروبار نہیں کر پائیں گے، اس لیے سونے چاندی کو اللہ نے نقود قرار دیا ہے، سونا اور چاندی اللہ کی نعمتوں میں سے ہیں، اور اس سے بڑھ کر کے اللہ رب العزت نے ہمارے لیے جو نعمت عطا فرمائی ہے وہ اولاد کی نعمت ہے۔ شادی، بیاہ کا جو نظام اللہ نے اس دنیا میں قائم کیا ہے کہ دنیا میں نسلِ انسانی بڑھے اور

یہ اولاد کے ذریعے ہی بڑھتی ہے، یہ ہمارے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا اکرام ہے، اعزاز ہے، سرمایہ ہے، اگر ہم نے اپنی اولاد کی اسلام کے مطابق، اللہ کی مرضی کے مطابق، رسول اللہ ﷺ کی ہدایات اور تعلیمات کے مطابق پرورش کی، تربیت کی، تعلیم یافتہ بنایا اور نشوونما کی تو ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت ہوں گے اور مال ودولت کو جائز طریقہ پر کمایا تو یہ مال ہمارے لیے آخرت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ معاملہ کرنے اور ان کی صفوں میں کھڑے ہونے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ والصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔" (ترمذی) ایماندار، سچا تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا، ایسے ہی اگر ہم نے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی، اچھی پرورش کی، ان کو دین سکھایا، اسلام سکھایا، قرآن سکھایا، نمازی بنایا جس کی تعلیم اللہ رب العزت نے قرآنِ کریم میں کی ہے کہ تم ولد صالح کی دعا کرتے ہو، اچھی اولاد کی دعا کرتے ہو، اور اللہ کے رسول ﷺ نے بچہ کے پیدا ہونے کے دن ہی سے تربیت کے بارے میں تعلیمات اور ہدایات ہمیں عطا فرمائی ہیں، فرمایا: کسی باپ نے اپنے بیٹے کو حسن ادب سکھانے سے بہتر عطیہ نہیں دیا۔ (ترمذی وبیہقی) اگر ہم ان ہدایات وتعلیمات کے اعتبار سے تربیت کرتے ہیں تو یہ اولاد ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت ہوگی، صدقۂ جاریہ ہوگی، جنت میں جانے کا سبب اور ذریعہ ہوگی۔

اللہ رب العزت نے ان دونوں کو "إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ" فرمایا کہ بیشک تمہاری اولاد اور تمہارے اموال تمہارے لیے آزمائش ہیں، فتنہ ہیں، ایک فتنہ اردو میں ہوتا ہے، کہا جاتا ہے فتنہ پھیلا رہے ہیں، بڑے فتین ہیں اور کہتے ہیں فتنہ وفساد پھیل گیا، لیکن عربی میں فتنہ کے معنی آتا ہے آزمائش میں ڈالنا، یہ مال واولاد تم کو دنیا میں بھی آزمائش میں ڈالنے والے ہیں اور آخرت میں بھی آزمائش میں ڈالنے والے ہیں، تمہاری زندگی ان مال اور اولاد کی وجہ سے اچھی بھی بن سکتی ہے اور خراب بھی ہو سکتی ہے، مغفرت والی اور جنت والی بھی بن سکتی ہے اور عذابِ الٰہی

کا سبب بھی بن سکتی ہے، اس لیے یہ آزمائش ہیں، فتنہ ہیں، آدمی جب اپنے سامنے اپنی اولاد کو دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے، اللہ نے والدین کے دل میں اولاد کی محبت ڈال دی ہے، پیدا ہونے سے پہلے ہی بیٹے کی محبت، بیٹی کی محبت دل میں ڈال دیتا ہے، اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پوچھئے مت، ماں باپ کو جو خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے، گھر والوں کو جو خوشی حاصل ہوتی ہے اس کو دوسرا نہیں محسوس کرسکتا، یہ وہی محبت ہے جو اللہ نے ہر انسان کے دل میں اپنی اولاد کے لیے اپنے گھر والوں کے لیے رکھی ہے، پھر وہی محبت اس کی تربیت کراتی ہے، بچے کی ذرا سی تکلیف سے والدین پریشان ہوجاتے ہیں، بچہ جب روتا ہے تو ماں پوری رات اس کے لیے جاگ کر گزار دیتی ہے، اپنی نیند قربان کردیتی ہے، جب بیمار ہوتا ہے تو باپ ڈاکٹر کو بلاتا ہے، علاج کا بندوبست کرتا ہے، ضرورت پڑنے پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتا ہے، کیوں؟ اس لیے کہ یہ وہی محبت ہے جو اللہ نے دل میں ڈالی ہے، یہی محبت اگر مثبت طریقے سے ہو کہ اللہ کی یہ نعمت ہے، اس نعمت کو میرے لیے ذخیرۂ آخرت بنانا ہے، تو والدین اپنے بچوں کی تربیت اسی انداز سے کریں گے، جس کی تعلیم رسولِ کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے، پھر بڑے ہوکر وہی بچے والدین کی خدمت کریں گے، ان کی قدر کرنے والے بنیں گے، ان کی ضروریات کو پورا کرنے والے بنیں گے، اور بڑھاپے میں جب وہ کمزور ہوجائیں گے، معذور ہوجائیں گے، بینائی ختم ہوجائے گی، سماعت جواب دے جائے گی، تو یہ خدمت کرنا اپنے لیے اعزاز سمجھیں گے، اس لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہو تو سب سے پہلے اس کے کان میں اللہ کی کبریائی، اس کی وحدانیت والوہیت کا اعلان کیا جائے، یعنی اذان دی جائے، اول دن ہی سے اس کی دینی تربیت کی جائے، جب وہ بولنا شروع کرے تو اسے اللہ کا نام سکھایا جائے، اللہ اللہ کہلوایا جائے، جب سات سال کا ہوجائے تو نماز پڑھنے کا عادی بنایا جائے، حالاں کہ ابھی اس کے اوپر نماز فرض نہیں ہے، نماز تو بالغ ہونے کے بعد فرض ہوتی ہے، اگر وہ نابالغ ہونے کی حالت میں نماز نہیں پڑھتا ہے تو نہ اس سے مواخذہ ہوگا نہ مطالبہ ہوگا، نہ وہ گنہ گار ہوگا، نہ اس کو عذاب ہوگا لیکن چوں کہ ابھی وہ

بچہ ہے، پرورش پاکر کے بڑا ہوگا، توجیسی تربیت ہوگی ویسا ہی ذہن بنے گا، اس لیے تاکید کی گئی ہے کہ جب وہ سات سال کا ہو جائے تو اس پر توجہ رہے، تربیت ہوتی رہے تاکہ بالغ ہوتے ہوتے نماز کا عادی بن جائے، نماز کا پابند بن جائے۔

ایسے ہی اس کی تعلیم کی فکر کرو، "اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ يُغْفَرَ لَكُمْ "(ابن ماجہ) فرمایا، یعنی ان کی تعلیم وتربیت کی فکر کرو، آدابِ زندگی، اصولِ زندگی سکھاتے اور بتاتے رہو، بچہ بڑھتا جائے گا، سیکھتا جائے گا، اس لیے کہ سب سے پہلی تربیت گاہ اور مدرسہ اولاد کے لیے والدین ہی ہوتے ہیں، ان کی جیسی ذہنیت وتربیت ہوگی ویسے ہی اولاد آگے بڑھے گی اور وہی سوچ اس کے ذہن میں پیدا ہوگی، ہم آپ دیکھتے ہیں کہ بچہ وہی کرتا ہے جو ماں باپ کو کرتے دیکھتا ہے، وہی نقل کرتا ہے جو ماں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے، ماں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ بھی نماز پڑھتا ہے، رکوع کرتا ہے، سجدہ کرتا ہے، ہاتھ اٹھاتا ہے، دعا مانگتا ہے، ایسے ہی باپ کی نقل کرتا ہے، توجیسی سنگت ویسی طبیعت بنتی ہے، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم وتربیت کا باب اس لیے رکھا کہ یہ تمہارے لیے آزمائش ہیں، اس آزمائش میں تم کھرے اترو۔

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: "اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا" کہ یہ مال واولاد دنیوی زندگی کے لیے زینت ہیں، آرائش ہیں، وقار ہیں، اور آپ کے لیے خوشی ومسرت کا سبب ہیں، مال کیا ہے؟ جس کے پاس زیادہ مال ہوتا ہے، بڑا کاروبار ہوتا ہے، زیادہ سہولیات ہوتی ہیں، تو وہ شاندار مکان بناتا ہے، اعلیٰ کوالٹی کی گاڑیاں رکھتا ہے، بڑی شان سے رہتا ہے، اور اس کی چال میں ایک وقار ہوتا ہے، لوگ اس کی قدر کرتے ہیں، احترام سے پیش آتے ہیں اور یہ انسانی فطرت ہے کہ جب آدمی مال کماتا ہے تو وہ دنیا کی تمام سہولیات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس پر فخر کرتا ہے، اس لیے فرمایا کہ یہ سب زینت ہیں، ایسے ہی جب زیادہ اولاد ہوگی تو وہ فخر کرے گا، اور بتائے گا کہ میرا ایک لڑکا امریکہ میں

رہتا ہے، ایک لڑکا برطانیہ میں رہتا ہے، ایک لڑکا انجینئر ہے، ایک آفیسر ہے، ایک ڈاکٹر ہے، یہ اس کے لیے زینت وعزت کا سبب بن گئے، اسی کو فرمایا "زِيْنَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا"۔

اسی طرح والدین اپنے بچوں کو آگے بڑھانے کے لیے بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں، بے انتہا روپیہ خرچ کرتے ہیں، تاکہ بچوں کا فیوچر سنور جائے، مستقبل تابناک ہو جائے، اب آگے بڑھانے میں، تعلیم دینے میں، تربیت کرنے میں اگر بچوں کو صرف انگریزی تعلیم دیں گے، عصری تعلیم دیں گے، دنیوی تعلیم دیں گے، مادیت پرستی کے جذبے سے دنیا کمانے کے لیے، دولت حاصل کرنے کے لیے تو بچے آگے تو بڑھیں گے، ترقی کریں گے، لیکن ان کے دل میں، ان کے دماغ میں اللہ کی معرفت، اللہ کی پہچان اور اللہ کی قدر، اس کے رسول کی قدر، اسلام کی عظمت، اسلام پر مر مٹنے کا جذبہ بالکل نہیں ہوگا، ان کے سامنے صرف ایک شاندار مستقبل ہوگا، مال ہوگا، روپیہ ہوگا، چاہے وہ حلال طریقے سے آئے یا حرام طریقے سے آئے، اور یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ والدین نے ان کو دین نہیں سکھایا، اسلام کی تعلیم سے روشناس نہیں کرایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق تعلیم نہیں دی تو جیسی تربیت ہوگی ویسا ہی نتیجہ سامنے آئے گا۔

میرے بھائیو!

آگے اسی آیت میں فرمایا: "وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ" کہ اچھے اعمال، نیکیاں، عبادتیں، تسبیحات، تلاوتیں، اللہ کا ذکر یہ سب اگر آپ کر رہے ہیں اور اپنی آخرت کی فکر کر رہے ہیں اور اولاد کو بھی اسی پر لگائے ہوئے ہیں تو "خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَاباً وَّخَيْرٌ أَمَلاً" تمہارے رب کے پاس ثواب کے اعتبار سے سب سے بہتر ہیں اور سب سے زیادہ ان پر امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے، باقیات صالحات میں سب سے اہم ہماری آپ کی صالح وفرمانبردار اولاد اور کسب حلال ہے، اب اس دور میں ہم اپنی زندگی کو دیکھ لیں کہ ہماری زندگی کیسے گزر رہی ہے، ہم کتنا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات کو عمل میں لا رہے ہیں، اور

اپنی اولاد کو بھی دیکھ لیں کہ وہ ہمارے لیے آزمائش بن چکے ہیں کہ نہیں؟ ہم نے اپنے بچوں کی فکر کرنا چھوڑ دیا، کاروبار میں لگ گئے، ان کی تعلیم وتربیت کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں، جس کا نتیجہ ہے کہ وہ آزاد ہوتے جارہے ہیں، بگڑتے جارہے ہیں، پھر ہم شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے بچے ہماری بات نہیں مانتے۔ والدین کا احترام نہیں کرتے، بے راہ روی کا شکار ہیں، اخلاقی گراوٹ کا شکار ہیں، معاشرتی زندگی میں ان کا وجود غیر نافع ہے، حرص دنیا ان پر غالب ہے۔

غور کریں! دولت وثروت کے لیے آج انسان کتنے حربے استعمال کرتا ہے، طرح طرح سے دولت حاصل کرنا ایک مشن بنالیتا ہے، جس کے اثرات یہ ہیں کہ گھر تو عالیشان بننے لگے ہیں لیکن اخلاقی قدریں ایمانی قدریں مٹ رہی ہیں۔

اولاد کی بات کریں تو دین وایمان سے بیگانی اولاد کس طرح ارتداد کا شکار ہو رہی ہے، کس انداز سے جدت پسندی اور مغرب پرستی کے جال میں پھنس کر اپنے ہی والدین کو جنھوں نے بڑے دکھ اٹھا کر ان کی پرورش کی، ہزاروں، لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ان کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کر کے برسر روزگار کیا یا سرکاری ملازمت دلوائی، وہی اولاد اپنے ماں باپ کو فرسودہ سامان سمجھ کر ان کو گھر سے بے دخل کرنے لگی ہے، اولڈ ایج ہوم بننے لگے ہیں، جس میں بوڑھے والدین کو ڈال دیا جاتا ہے تاکہ اولاد کی آزادی میں مخل نہ ہوں، ان کی خدمت کا بوجھ نہ سہنا پڑے، واہ رے غافل انسان! اتنا بھی نہیں سمجھ پایا کہ اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہوگا، دنیا میں بھی بے یارو مددگار رہ کر مرا اور آخرت میں بھی کوئی سہارا نہ رہا، جب کہ صالح اولاد اپنے والدین کے لیے دنیا میں بھی فرمانبردار ہوتی ہے اور مرنے کے بعد بھی اس کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتی رہتی ہے، اس لیے اس آیت کریمہ کی وسعت پر غور کریں اور مال اولاد کا حق فرمان نبوی کی روشنی میں ادا کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆ ☆ ☆

نئے بھارت کے منظر نامے

(آزاد ہندوستان کے موجودہ نازک حالات کی منظوم منظر کشی)

حبیب اعظمی

نیا اب دیش ہے یہ ، نیا یہ ملک بھارت ہے
سکوں کمزور لوگوں کا مسلسل جس میں غارت ہے
بدلتے موسموں جیسا ہے اب ہندوستاں اپنا
مسلماں لٹتے گرتے دیکھتے ہیں آشیاں اپنا
نشمین کتنے گھر والوں نے اپنے کھودیے آخر
حکومت ہر تشدد اور شیطانی میں ہے ماہر
بہت سے اہل ایماں کے مکانوں کو گرا ڈالا
کوئی الزام دے کر کے ، کسی کو بھی مٹا ڈالا
نہ جانے کتنے مسلم بے گنہ ، جیلوں میں قیدی ہیں
لہوروتی ہیں آنکھیں، بیڑیوں میں ان کے "ایدی" ہیں(۱)
کئی مسلم کو مارا ہے ہجوم شر پسندوں نے
نجاست کھانے پینے والے ملعونوں نے ، گندوں نے
بڑے بے رحم ہو کر یہ تشدد کر رہے ہیں اب
عذابِ نار کی تھوڑی سی ان کو بھی جھلک ، یارب

(۱) اَیدی، یدٌ کی جمع بمعنیٰ ہاتھ۔

کوئی خاتون پردے میں ہو، اس کو بھی ڈراتے ہیں
سڑک پر، راہ چلتے، مارتے ہیں اور ستاتے ہیں
پکڑ کر راہ گیروں کو دیا کرتے ہیں یہ دھمکی
سنائیں کس کو ہم روداد اپنے رنج کی، غم کی
شہید بابری مسجد کی آہ غم بھی سن لینا
اسے تعمیر کرنے کے لیے خون جگر دینا
سدا تلوار دشمن کی مدارس پر لٹکتی ہے
ہر اک مسجد یہاں شیطاں کی آنکھوں میں کھٹکتی ہے
مسلمانو ! اٹھو، اب اپنی ہر مسجد کا پہرہ دو
مسلح ہوکے کفر و شرک کے ہر وار کو روکو
اگر اب بھی نہ جاگے تو مساجد کھوتے جاؤ گے
بڑھے گا ظلم اب کچھ یوں کہ تم بس روتے جاؤ گے
یکا یک کچھ نہیں ہوتا ہے قوموں کی قیادت میں
بہت قربانیاں دیتی ہیں یہ خود کی حفاظت میں
حبیب آؤ، چلو پھر لشکر باطل سے ٹکرائیں
جہاں میں ہر طرف اب پرچم اسلام لہرائیں

☆ ☆ ☆

قسط(۱)

بچوں کی اسلامی تعلیم وتربیت
ضرورت اور تقاضے

ازقلم: مولوی حذیفہ ضیاء ابراہیم پوری
متعلم عربی ششم جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور

بچوں کی تعلیم وتربیت ایک ایسا موضوع ہے جس سے ہر ایک کو دل چسپی ہوتی ہے اور ہر شخص اس تعلق سے فکر مند ہوتا ہے کہ کس طرح میری اولاد بہتر تعلیم وتربیت کی حامل بن جائے، یہ ایک فطری بات ہے، کیوں کہ جو شخص بھی صاحبِ اولاد ہوتا ہے، اس کو اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کی فکر ہوتی ہے، ہر ایک اپنی اولاد کو خوب سے خوب تر دیکھنا چاہتا ہے، اور اس کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم وتربیت کا انتظام کرنا چاہتا ہے، چناں چہ اس کے لیے وہ مناسب تدبیریں کرتا ہے، تاکہ اس کی اولاد ہمیشہ خوش وخرم زندگی گزارے اور اس کا مستقبل روشن ہو، نیز ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بچے سچے اور پکے مسلمان بنیں، لوگوں کے لیے آئیڈیل اور نمونہ بنیں، قرآن کریم کے جید اور باعمل حافظ قرآن بنیں، حافظ قرآن کا مقام ومرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہے، یہاں تک کہ روزِ قیامت حافظ قرآن کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی، اسی طرح ہر والدین کی یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ ہمارے بچے ناظرہ قرآن کریم صحیح پڑھنے والے بن جائیں، ارکانِ اسلام، کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے احکام ومسائل سیکھ سکیں اور دین کا بنیادی علم حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

دینی تعلیم وتربیت کے فضائل

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا

اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ. (سورۂ تحریم آیت:٦)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اپنے آپ کو جہنم سے بچانا تو سمجھ میں آ گیا کہ ہم گناہوں سے بچیں، اور احکامِ الٰہیہ کی پابندی کریں، مگر اہل وعیال کو جہنم سے کس طرح بچائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے تم کو منع فرمایا ہے، ان کاموں سے اپنے اہل وعیال کو بھی منع کرو، اور جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے، تم ان کاموں کے کرنے کا اپنے اہل وعیال کو بھی حکم دو، یہ عمل ان کے لیے جہنم سے خلاصی کا سبب بن جائے گا۔ (معارف القرآن جلد نمبر ۸ ص نمبر ۵۰۳)

یہ آیت کریمہ ہماری نگاہوں سے بارہا گزری ہوگی، ہمیں چاہیے کہ اس آیت پر غور وخوض کریں، یہ آیت کریمہ بہت چونکا دینے والی ہے، کیوں کہ اس کے اولین مخاطب صحابۂ کرام ہیں اور ان میں بھی وہ صحابۂ کرام ہیں جو بیعتِ رضوان میں شریک ہوئے، اور بعض کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی گئی، تو کیا یہ صحابۂ کرام اپنے بچوں کو (معاذ اللہ) آگ میں داخل کر دیتے؟ یا ان کی اولاد خود ہی جہنم کی آگ میں داخل ہو جانا چاہتی تھی؟ کیوں کہ مذکورہ آیت میں ایمان والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچائیں، اس آیت کریمہ کا واضح مطلب یہ ہے کہ خود اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو ایسے کاموں سے بچاؤ جو جہنم کی آگ تک لے جانے والے ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْــَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ (سورۂ طٰہٰ آیت:۱۳۲)

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو، ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے، اور بہتر انجام تقویٰ ہی کا ہے۔

یہ بظاہر دو حکم الگ الگ ہیں، ایک اہل وعیال کو نماز کی تاکید، دوسرے خود اس کی پابندی، لیکن غور کیا جائے تو خود اپنی نماز کی پوری پابندی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کا ماحول، آپ کے اہل وعیال اور متعلقین نماز کے پابند ہوں، کیوں کہ ماحول ناموافق ہوتا ہے تو انسان طبعی طور پر کوتاہی کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد آپ ﷺ روزانہ صبح کی نماز کے وقت حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے مکان پر جا کر آواز دیتے تھے، الصلوٰۃ الصلوٰۃ (قرطبی)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نظر جب کبھی امراء وسلاطین کی دولت وحشمت پر پڑتی تو فوراً اپنے گھر میں لوٹ جاتے، اور گھر والوں کو نماز کی دعوت دیتے، اور یہی آیت پڑھ کر سناتے تھے۔ (قرطبی)

عقل مندی کا تقاضہ یہی ہے کہ بچپن ہی سے بچے کی دینی واسلامی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے، کیوں کہ ہر کاشت کار وہی کاٹتا ہے جو وہ بوتا ہے، خواہ اچھا ہو یا برا، ذیل میں اس سلسلے کی کچھ احادیث پیش کی جا رہی ہیں:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن۔ (سنن ترمذی، مشکوٰۃ شریف)

"یعنی کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اپنے منہ میں رکھ لی، جب حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فوراً فرمایا "کخ کخ" یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، تمہیں معلوم نہیں کہ ہم (آلِ رسول) صدقے کا مال نہیں کھاتے۔ (بخاری شریف)

☆ ☆ ☆

تعارف وتبصرہ

تذکرۂ مولانا محمد منیر اعظمیؒ

تبصرہ نگار: مولانا کلیم صفات صاحب اصلاحی

(میرے لیے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ملک کے مشہور علمی وتحقیقی ادارہ "دارالمصنفین اعظم گڑھ" کے علمی ترجمان "ماہنامہ معارف اعظم گڑھ" میں مولانا کلیم صفات صاحب اصلاحی رفیق دارالمصنفین اعظم گڑھ کے قلم سے راقم الحروف کی کتاب "تذکرۂ محی السنۃ مولانا محمد منیر اعظمی ابراہیم پوری رحمۃ اللہ علیہ" پر مختصر تبصرہ، ماہ فروری 2024ء کے تازہ شمارے میں شائع ہوا۔

یادگار کے لیے اس تعارف وتبصرہ کو موصوف کے شکریہ کے ساتھ "دوماہی افکار" ابراہیم پور میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔ حبیب اعظمی)

تذکرہ محی السنۃ مولانا محمد منیر اعظمی ابراہیم پوری: حبیب الرحمٰن ابراہیم پوری، کاغذ وطباعت عمدہ، غیر مجلد خوب صورت گرد پوش۔ صفحات: ۱۹۲۔ ملنے کا پتہ: قاسمی کتب خانہ ابراہیم پور، اعظم گڑھ۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔ سن طباعت: ۲۰۲۲ء۔ موبائل نمبر: ۸۰۹۰۷۰۷۸۴۴

مولانا اشرف علی تھانوی کے ممتاز مرید اور مولانا شاہ وصی اللہ صاحب الہ آبادی کے خلیفہ ومجاز مولانا محمد منیر اعظمی کا تعلق ابراہیم پور، اعظم گڑھ سے تھا۔ مدرسہ احیاء العلوم مبارک پور کے ابتدائی طلبہ میں تھے۔ علامہ ابراہیم بلیاوی سے بھی کسب فیض کیا تھا۔ دارالعلوم مئو سے فارغ ہوئے۔ تلاشِ معاش کے لیے کلکتہ گئے۔ وہاں امامت وخطابت کا فریضہ بھی انجام دیا۔ اواخر عمر میں وطن واپس آگئے اور یہیں کی خاک کا پیوند ہوئے۔ مدرسہ

فیض العلوم ابراہیم پور کی بنیا درکھی۔ص ۳۴ پر حافظ عبدالستار صاحب کو ۱۹۲۷ء میں مدرسہ کا ناظم بنائے جانے سے مدرسہ کی قدامت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں پہلے حالات وخدمات اور آل واولا دواصہار کا تذکرہ ہے، اس کے بعد مصلح الامت مولانا شاہ وصی اللہ کے نام کل دس خطوط اور بعض خطوط کے جوابات الگ سے مستقل اور بعض کے ان ہی خطوط کے اندر قوسین میں درج کیے گئے ہیں۔ مولانا کو تصنیف وتالیف کا صاف ستھرا ذوق بھی تھا۔ جواہراتِ بے بہا، قرآن کریم اور اس کی برکات، سورۂ اخلاص اور آیۃ الکرسی کے فضائل، مجددالف ثانی کے مکتوبات وملفوظات وغیرہ پر ان کے مختصر مضامین کتاب میں شامل ہیں۔بعض استفتاء مثلاً مشاعرہ کی شرعی حیثیت، امانت کی رقم چوری، مسجد میں نمازِ جنازہ یا اس میں تنخواہ لے کر پڑھانے، ایک مجلس میں تین طلاق دینے وغیرہ کے متعلق جوابات بھی نقل کیے گئے ہیں۔اس سے دینی مسائل میں ان کی جانب سے لوگوں کی مرجعیت کا پتہ چلتا ہے۔

مولانا کی علمی، تعلیمی اور قومی وملی خدمات کا دائرہ بھی وسیع تھا۔ ابراہیم پور تعلیم بالغاں کا شبینہ نظم، کلکتہ میں دورانِ قیام بیت المال کا قیام اور مسلمانوں میں موجود بدعات وخرافات کے استیصال کی مہم کا تذکرہ اس لائق ہے کہ اسے امت کے سامنے پیش کیا جائے۔ تذکرۂ علمائے اعظم گڑھ میں ان کے متعلق مختصر معلومات ملتی تھیں۔مزید حالات وروایات ومعلومات سے مولانا کے متعلق احساسِ تشنگی بھی زائل ہوگیا ہے۔

☆ ☆ ☆

محبت نامے

حبیب الاعظمی فاضل دیوبند

محبت نامہ(1)

(مولانا مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی مبارک پوری زید مجدہ کے کلمات تبریک)

راقم کی مرتب کردہ تازہ کتاب "اکابر احیاء العلوم حصہ سوم" کی طباعت واشاعت کے بعد اس کے سرورق (ٹائٹل) کا فوٹو اطلاع عام کے لیے نامور واٹساپ گروپ "پاسبان علم وادب" میں بھی ارسال کیا، الحمدللہ کہ احباب ذی وقار نے بڑی محبتوں سے نوازا اور اپنے گراں قدر حوصلہ افزاء تبصروں سے سرفراز کیا۔

پاسبان علم وادب میں ہمارے مخدوم گرامی قدر مولانا مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی مبارک پوری (ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور) بھی شریک ہیں اور اپنی مفید و موثر تحریروں سے شرکائے بزم کو فیض یاب کرتے رہتے ہیں۔

ویسے تو حضرت والا کی مجھ غریب پر خاص شفقت وتوجہ ہمیشہ سے ہی رہی ہے، اور آپ ہمیشہ راقم کی بہترین رہ نمائی کے ساتھ علمی کاموں پر حوصلہ افزائی بھی کیا کرتے ہیں اور اپنی عنایات والطاف سے بھی نوازتے رہا کرتے ہیں۔ چناں چہ راقم کی درخواست پر آپ نے میری زیر طبع کتاب "تذکرہ علمائے ابراہیم پور" پر بھی اپنے کلمات تبریک رقم فرمادیے اور اسی طرح "اکابر احیاء العلوم حصہ سوم" کے کتابت شدہ مسودے کو بھی مکمل دیکھا اور ضرورت کی جگہوں پر اصلاح کے بعد ایک جامع ومختصر تقریظ بھی رقم فرمادی۔

"پاسبان علم وادب" کے مسابقۂ شاعری (منعقدہ: جون 2022ء) میں راقم کی اول پوزیشن حاصل ہونے پر بھی آپ نے اپنی گراں قدر حوصلہ افزائیوں سے نوازا تھا۔ ذیل

کی تحریر" اکابر احیاء العلوم حصہ سوم" کی اشاعت کے بعد" پاسبان" میں آپ کی طرف سے راقم کے لیے بطور حوصلہ افزائی لکھی گئی تھی، ہم آپ کے بے حد شکریہ کے ساتھ اس تحریر کو ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

(مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی کی تحریر:)

احیاء العلوم کے قیام کے آغاز سے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس ادارہ پر متوجہ رہی، حضرت مولانا حکیم الٰہی بخش رحمہ اللہ کے اخلاص، حضرت مولانا شکر اللہ صاحب مبارک پوری رحمہ اللہ کی تحریک دعوت وعزیمت، جذبۂ انقلاب اور جذبۂ حریت اور شوق احیاء سنت اور مولانا عبد الباری قاسمی رحمہ اللہ کے حسن انتظام، اصابت رائے، رجال سازی و رجال شناسی نے احیاء العلوم کو علم وفن کا مرکز بنانے میں اہم کردار ادا کیا، ان اہل اللہ کے اَدوار میں باکمال اہل علم احیاء العلوم میں فروکش ہوئے، ان بزرگوں نے اپنے درون قلب سے احیاء العلوم کو سینچا اور اس کی رفعت میں اضافہ کیا، ایسے اہل فن، نازش چمن کی داستان علم وفن، سرگزشت احیاء سنت وشریعت، مبارک پور اور اطراف بل کہ شرق وغرب کی آخری سرحدوں تک بکھری پڑی ہے، جو احیاء العلوم کی درس گاہ علم وحکمت میں اساطین امت کے زیر سایہ پروان چڑھتے رہے اور علم کی شمع کو ہر سو روشن کرتے رہے، ان قدسی صفت بزرگوں کی داستان کو مقدور بھر جمع کرنے کی اس مبارک سعی پر آپ کو ڈھیر ساری مبارک باد پیش کرتا ہوں، اکابر کے حالات وخدمات پر مشتمل مضامین اور سوانحی خاکوں سے مزین آپ کی یہ مرتب کردہ کتاب علم دوست احباب کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

بارك الله فيكم وتقبل مساعيكم.

محمد یاسر قاسمی 28/جنوری 2024ء اتوار)

محبت نامہ (2)

(مولانا ظفر ہاشم صاحب قاسمی مبارک پوری کا محبت نامہ)

رفیق گرامی قدر مولانا ظفر ہاشم صاحب قاسمی مبارک پوری زید مجدہٗ سے گزشتہ سال بھی قدیم جامعہ (احیاء العلوم مبارک پور) میں خوش گوار ملاقات ہوچکی ہے، ان سے واٹساپ پر بھی گفتگو ہوتی رہتی ہے، ان کی محبت و ہمدردی اور ان کی علم دوستی نے مجھے ان کا گرویدہ کر دیا ہے۔ گزشتہ کل وہ ایک بار پھر راقم سے ملاقات کے لیے قدیم جامعہ تشریف لائے، اس موقع پر ان سے علمی و تصنیفی سلسلہ میں مفید باتیں ہوئیں اور راقم نے اپنی کچھ کتابیں بطور ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کیں۔ میں مولانا ممدوح کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انھوں نے فیس بک پر اپنے گراں قدر درج ذیل کلماتِ عالیہ اور محبت بھرے الفاظ سے مجھے یاد کیا۔ ان کی اس حوصلہ افزائی اور محبت کے لیے میں دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مولانا اپنے محبت نامے میں تحریر فرما ہیں:

(مولانا ظفر ہاشم صاحب قاسمی کی تحریر:)

الحمد للہ گزشتہ کل مدیر"افکار" حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ابراہیم پوری سے قدیم جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا، کچھ دیر گفت و شنید ہوئی۔ مولانا بہت ملن سار، نیک طبیعت کے مالک، ماہر قلم کار، خطیب بے مثال اور کثیر التصانیف ہیں۔

واپسی پر مولانا نے اپنی مذکورہ تصانیف

1- تذکرہ فقیہ العصر مولانا مفتی محمد یٰسین مبارک پوریؒ

2- تذکرہ مولانا محمد منیر اعظمیؒ

3-مولانا رحمت اللہ اعظمیؒ، حیات وخدمات

4-تذکرۂ مولانا عبدالکریم اعظمیؒ

5-نقوش ابراہیم پور

6-اکابر احیاء العلوم حصہ سوم

7-دو ماہی افکار (جنوری فروری/ مارچ اپریل 2024ء)

بطور ہدیہ پیش کیا، میں مولانا کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مولانا ایک بہترین قلم کار اور منجھے ہوئے لکھاری ہیں، ان کے متعدد مضامین مختلف موضوعات پر وقفے وقفے سے شائع ہوتے رہتے ہیں، ان کی کتابیں بھی آتی رہتی ہیں، مولانا کی ابھی ایک نئی کتاب "اکابر احیاء العلوم جلد سوم" منظر عام پر آگئی ہے، ان شاء اللہ جلد ہی اس کا اجراءِ عمل میں آئے گا۔

نیز مولانا کی ایک اور نئی کتاب "تحفۂ طالبات" کتابی شکل میں آج طبع ہو کر آ چکی ہے۔خواہش مند حضرات اس نمبر پر (8090707844) رابطہ کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی کاوشوں کو قبول فرمائے، عمر میں برکت عطا فرمائے، ہر قسم کے شر و فتن سے محفوظ فرمائے اور انہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے، رب کریم ان تمام کتابوں کے نفع کو عام فرمائے اور ہم لوگوں کو اللہ والوں، بزرگان دین اور اپنے اکابر کے حالات پڑھنے اور ان سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(31/جنوری 2024ء بدھ)

افکار کی ڈاک

(قارئین افکار کے منتخب تبصرے)

خون جگر کی نمود

ماشاءاللہ، الحمدللہ رب العالمین، قلبی مسرت حاصل ہوئی۔ آپ کے مضمون میں تخلیقی فطانت اور ذہنی ذکاوت کے ساتھ خون جگر کی نمود بھی ہے۔ ادب کی چاشنی وحلاوت سے معمور یہ رسالہ میرے لیے سرمۂ تسلی اور باعث فخر ہے۔ خدائے کارساز آپ کی اس علمی ادبی کاوش کو قبولیت بخشے۔ آمین یارب العالمین

کلمات تبریک: استاذ گرامی مولانا مفتی ساجد اقبال صاحب قاسمی چمپارنی دامت برکاتہم

ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے

ماشاءاللہ آپ کی کاوشوں اور اس میں مصروف دیکھ کر جی بڑا خوش ہوتا ہے اور رشک آتا ہے کہ کیا خوب قلم کی روانی ہے اور ذہن میں الفاظ وعلم کا ایک عمیق سمندر ہے جو ہمیشہ رواں دواں ہے اور سیراب ہونے والے سیراب ہو رہے ہیں۔

بعض اوقات قاری کا نظر انداز کر دینا اور مخاطب کی بے توجہی حوصلے کو کمزور کرتی ہے لیکن اس سے آپ کو گھبرانا نہیں ہے اور نہ ہی اس کی پرواہ کرنی ہے، جو کام کرنے کا ہے اور اندرون استطاعت ہے اور اس کی صلاحیت بھی اپنے اندر پاتے ہیں تو دل ونگاہ کو بلکہ تمام اعضاء سمیت لگ جایئے اور اپنے حال سے یہ ثابت کرتے رہیئے کہ "ہم پرورشِ لوح وقلم کرتے رہیں گے"۔

یہ آپ کی دل جوئی کے لیے اور احباب میں تحریک پیدا کرنے کے لئے لکھ دیا

ہوں، رسالہ پر کوئی لب کشائی دیکھنے سے پہلے کرنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔

کلمات تحسین: مولانا پھول حسن صاحب بیگوسرائے ، رفیق "پاسبان علم وادب" (واٹساپ گروپ)

مشمولات لائق مطالعہ ہیں

ماشاءاللہ! بہت خوب۔ رسالہ میں قریب تمام مشمولات لائقِ مطالعہ اور مفید ہیں۔

خدا تعالیٰ آپ کا حوصلہ اور بلند فرمائے۔

کلمات تشجیع: مولانا ابوطلحہ صاحب قاسمی مبارک پوری زید مجدہٗ، استاذ حدیث جامعۃ الامام انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ/ دیوبند

رسالہ خوبیوں سے متصف ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماشاءاللہ! آپ وقت مقررہ پر دو ماہی افکار کے ذریعے امت مسلمہ کی زبوں حالی اور پیش آمدہ مسائل کو قوم کے نونہالوں اور سنجیدہ لوگوں تک اپنی بات پہنچا رہے ہیں۔

رسالہ تمام تر ظاہری و باطنی خوبیوں سے متصف ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مزید ترقیات سے نوازے۔

عبیداللہ شمیم قاسمی 9 جنوری

2024ء 27 جمادی الاخری 1445ھ

☆ ☆ ☆